(گذشتہ سے پیوستہ)

تذکرۂ انبیاء

عَلَیھِمُ السّلام

از

مولانا سیّد ابوالاعلیٰ مودودی مغفور

باب سوم ——— حضرت نوح علیہ السّلام

فصل ۱ تا ۲

وہ سورتیں جن میں حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ بیان ہوا ہے۔

سورۃ	آیت نمبر
یونس	۷۱ تا ۷۳
الاعراف	۵۹ تا ۶۴
الشعراء	۱۰۵ تا ۱۲۱
مومنون	۲۳ تا ۳۰
ہود	۲۵ تا ۴۱
عنکبوت	۱۴ - ۱۵
یٰسین	۴۱ تا ۴۴
الشوریٰ	۱۳
بنی اسرائیل	۳
مریم	۵۸
الانبیاء	۷۶ - ۷۷
الصٰفٰت	۷۵ تا ۸۲
الحج	۴۲
الفرقان	۳۷
الاحزاب	۷
ص	۱۲ اور ۳۱
القمر	۹
نوح	۱ تا ۲۸
الحدید	۲۶

فصل ۱

قرآن میں قصۂ نوحؑ کا یکجائی بیان

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ۝

(اور ایسے ہی حالات تھے جب) ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تھا۔ (اس نے کہا) "میں تم لوگوں کو صاف صاف خبردار کرتا ہوں کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو ورنہ مجھے اندیشہ ہے کہ تم پر ایک روز دردناک عذاب آئے گا۔"

فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِىَ الرَّاْىِ ۚ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍۢ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ۝

جواب میں اُس کی قوم کے سردار جنھوں نے اس کی بات ماننے سے انکار کیا تھا بولے "ہماری نظر میں تو تم اس کے سوا کچھ نہیں ہو کہ بس ایک انسان ہو ہم جیسے، بس اُن لوگوں نے جو ہمارے ہاں اراذل تھے، بے سوچے سمجھے تمہاری پیروی اختیار کر لی ہے اور ہم کوئی چیز بھی ایسی نہیں پاتے جس میں تم لوگ ہم سے کچھ بڑھے ہوئے ہو بلکہ ہم تو تمہیں جھوٹا سمجھتے ہیں۔"

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّىْ وَاٰتٰىنِىْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ؕ

اس نے کہا "اے برادرانِ قوم! ذرا سوچو تو سہی کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک کھلی شہادت پر قائم تھا اور پھر اس نے مجھ کو اپنی خاص رحمت سے نواز دیا مگر وہ تم کو نظر نہ آئی تو آخر ہمارے

أَنُلْزِمُكُمُوهَا وَأَنْتُمْ لَهَا
كٰرِهُوْنَ ۝
وَيٰقَوْمِ لَا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ
مَالًا ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا
عَلَى اللّٰهِ وَمَا أَنَا بِطَارِدِ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ إِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا
رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْٓ أَرٰىكُمْ قَوْمًا
تَجْهَلُوْنَ ۝
وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ
اللّٰهِ إِنْ طَرَدْتُّهُمْ ۚ أَفَلَا
تَذَكَّرُوْنَ ۝
وَلَآ أَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ
اللّٰهِ وَلَآ أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ
أَقُوْلُ إِنِّيْ مَلَكٌ وَّلَآ أَقُوْلُ
لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ أَعْيُنُكُمْ
لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ۖ اللّٰهُ
أَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ أَنْفُسِهِمْ ۚ
إِنِّيْٓ إِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝
قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا
فَأَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَأْتِنَا بِمَا
تَعِدُنَآ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝
قَالَ إِنَّمَا يَأْتِيْكُمْ بِهِ
اللّٰهُ إِنْ شَآءَ وَمَآ أَنْتُمْ

پاس کیا ذریعہ ہے کہ تم نا ماننا چاہو اور ہم زبردستی اس کو تمھارے سر چپیک دیں؟

اور اے برادران قوم! میں اس کام پر تم سے کوئی مال نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو اللہ کے ذمہ ہے۔ اور میں ان لوگوں کو دھکے دینے سے بھی رہا جنھوں نے میری بات مانی ہے، وہ آپ ہی اپنے رب کے حضور جانے والے ہیں۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ جہالت برت رہے ہو

اور اے قوم! اگر میں ان لوگوں کو دھتکار دوں تو خدا کی پکڑ سے کون مجھے بچائے گا؟ کیا تم لوگوں کی سمجھ میں اتنی بات بھی نہیں آتی؟

اور میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس خدا کے خزانے ہیں، نہ یہ کہتا ہوں کہ میں غیب کا علم رکھتا ہوں، نہ میرا دعویٰ ہے کہ میں فرشتہ ہوں۔ اور یہ بھی میں نہیں کہہ سکتا کہ جن لوگوں کو تمھاری آنکھیں حقارت سے دیکھتی ہیں انھیں اللہ نے کوئی بھلائی نہیں دی۔ ان کے نفس کا حال اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ اگر میں ایسا کہوں تو ظالم ہوں گا۔"

آخر کار ان لوگوں نے کہا: اے نوح! تم نے ہم سے جھگڑا کیا اور بہت کر لیا۔ اب تو بس وہ عذاب لے آؤ جس کی تم ہمیں دھمکی دیتے ہو اگر سچے ہو۔"

نوح نے جواب دیا "وہ تو اللہ ہی لائے گا اگر چاہے گا، اور تم قابو نہیں رکھتے کہ اسے روک دو

يُعْجِزِينَ ۝ وَلَا يَنفَعُكُمْ نُصْحِي إِنْ	اب اگر میں تمھاری کچھ خیر خواہی بھی کرنا چاہوں تو میری
أَرَدتُّ أَنْ أَنصَحَ لَكُمْ إِن كَانَ اللَّهُ	خیر خواہی تمھیں کوئی فائدہ نہیں دے سکتی جبکہ اللہ
يُرِيدُ أَن يُغْوِيَكُمْ هُوَ رَبُّكُمْ قف	ہی نے تمھیں بھٹکا دینے کا فیصلہ کر لیا ہو وہی تمھارا
وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝	رب ہے اور اُسی کی طرف تمھیں پلٹنا ہے۔
أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ	اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس
إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَعَلَيَّ إِجْرَامِي	شخص نے یہ سب کچھ خود گھڑ لیا ہے؟ ان سے کہو "اگر میں
وَأَنَا بَرِيءٌ مِّمَّا	نے یہ خود گھڑا ہے تو مجھ پر اپنے جرم کی ذمہ داری ہے اور
تُجْرِمُونَ ۝	جو جرم تم کر رہے ہو اس کی ذمہ داری سے میں بری ہوں"
وَأُوحِيَ إِلَىٰ نُوحٍ أَنَّهُ لَن	نوحؑ پر وحی کی گئی کہ تمھاری قوم میں سے جو لوگ
يُؤْمِنَ مِن قَوْمِكَ إِلَّا مَن قَدْ	ایمان لا چکے ہیں بس وہ لا چکے، اب کوئی ماننے والا
آمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا	نہیں ہے۔ ان کے کرتوتوں پر غم کھانا چھوڑ دو اور ہماری
يَفْعَلُونَ ۝ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ	نگرانی میں ہماری وحی کے مطابق ایک کشتی بنانی شروع
بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِي	کر دو۔ اور دیکھو جن لوگوں نے ظلم کیا ہے اُن کے حق
فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ ۝	میں مجھ سے کوئی سفارش نہ کرنا، یہ سارے کے سارے
وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ قف وَكُلَّمَا مَرَّ	اب ڈوبنے والے ہیں۔ نوحؑ کشتی بنا رہا تھا اور اس
عَلَيْهِ مَلَأٌ مِّن قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ	کی قوم کے سرداروں میں سے جو کوئی اس کے پاس سے
قَالَ إِن تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ	گزرتا تھا وہ اس کا مذاق اڑاتا تھا۔ اس نے کہا "اگر
مِنكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ ۝ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ لا	تم ہم پر ہنستے ہو تو ہم بھی تم پر ہنس رہے ہیں، عنقریب
مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ	تمھیں خود معلوم ہو جائے گا کہ کس پر وہ عذاب آتا ہے
عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ۝ حَتَّىٰ إِذَا	جو اُسے رسوا کر دے گا، اور کس پر وہ بلا ٹوٹ پڑتی ہے جو
جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ لا	ٹالے نہ ٹلے گی" یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آ گیا اور
قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِن كُلٍّ	وہ تنور اُبل پڑا تو ہم نے کہا "ہر قسم کے جانوروں کا ایک
زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا	ایک جوڑا کشتی میں رکھ لو، اپنے گھر والوں کو بھی سوائے

مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ آمَنَ ؕ
وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ ۝ وَقَالَ
ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا
وَمُرْسٰىهَا ؕ إِنَّ رَبِّي لَغَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ۝ وَهِيَ تَجْرِي بِهِمْ
فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ قف وَنَادٰى
نُوحُ نِ ابْنَهٗ وَكَانَ فِي
مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا
وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ قَالَ
سَاٰوِيْٓ إِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ
مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ
الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ إِلَّا
مَنْ رَّحِمَ ج وَحَالَ
بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ
مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ۝ وَقِيْلَ
يٰٓأَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ
وَيٰسَمَآءُ أَقْلِعِيْ وَغِيْضَ
الْمَآءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ
وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ
وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ
الظّٰلِمِيْنَ ۝
وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ
رَبِّ إِنَّ ابْنِيْ مِنْ أَهْلِيْ وَإِنَّ

ان اشخاص کے جن کی نشاندہی پہلے کی جا چکی ہے۔
اس میں سوار کرا دو۔ اور ان لوگوں کو بھی بٹھا
لو جو ایمان لائے ہیں۔" اور تھوڑے ہی لوگ
تھے جو نوحؑ کے ساتھ ایمان لائے تھے۔ نوحؑ نے
کہا "سوار ہو جاؤ اس میں۔ اللہ ہی کے نام سے
اس کا چلنا بھی اور اس کا ٹھہرنا بھی، میرا رب
بڑا ہی غفور رحیم ہے۔" کشتی ان لوگوں کو لیے چلی
جا رہی تھی اور ایک ایک موج پہاڑ کی طرح اٹھ
رہی تھی۔ نوحؑ کا بیٹا دور فاصلے پر تھا۔ نوحؑ نے
پکار کر کہا "بیٹا ہمارے ساتھ سوار ہو جا، کافروں
کے ساتھ نہ رہ۔" اس نے پلٹ کر جواب دیا۔
"میں ابھی ایک پہاڑ پر چڑھا جاتا ہوں جو مجھے پانی
سے بچا لے گا۔" نوحؑ نے کہا "آج اللہ کے حکم
سے کوئی چیز بچانے والی نہیں ہے، سوائے اس
کے کہ اللہ ہی کسی پر رحم فرمائے۔" اتنے میں ایک
موج دونوں کے درمیان حائل ہو گئی اور وہ بھی
ڈوبنے والوں میں شامل ہو گیا۔ حکم ہوا "اے
زمین! اپنا سارا پانی نگل جا، اور اے آسمان
رک جا۔" چنانچہ پانی زمین میں بیٹھ گیا۔ فیصلہ
چکا دیا گیا، کشتی جودی پر ٹک گئی اور کہہ دیا
گیا کہ دور ہوئی ظالموں کی قوم
نوحؑ نے اپنے رب کو پکارا۔ کہا "اے رب
میرا بیٹا میرے گھر والوں میں سے ہے اور تیرا

وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنْتَ أَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ۝ قَالَ يٰنُوْحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ ۚ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۖ إِنِّيْ أَعِظُكَ أَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ قَالَ رَبِّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ أَنْ أَسْئَلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهِ عِلْمٌ ۖ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْ أَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰى أُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ۖ وَأُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيْمٌ ۝

(ھود - آیات ۴۵ تا ۴۸)

وعدہ سچا ہے۔ اور تو سب حاکموں سے بڑا اور بہتر حاکم ہے۔" جواب میں ارشاد ہوا "اے نوح وہ تیرے گھر والوں میں سے نہیں ہے، وہ تو ایک بگڑا ہوا کام ہے۔ لہٰذا تو اس بات کی مجھ سے درخواست نہ کر جس کی حقیقت تو نہیں جانتا۔ میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے آپ کو جاہلوں کی طرح نہ بنالے۔" نوح نے فوراً عرض کیا "اے میرے رب! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ وہ چیز تجھ سے مانگوں جس چیز کا مجھے علم نہیں۔ اگر تو نے مجھے معاف نہ کیا اور رحم نہ فرمایا تو میں برباد ہو جاؤں گا۔" حکم ہوا "اے نوح! اتر جا ہماری طرف سے سلامتی اور برکتیں ہیں تجھ پر اور اُن گروہوں پر جو تیرے ساتھ ہیں، اور کچھ گروہ ایسے بھی ہیں جن کو ہم کچھ مدت سامانِ زندگی بخشیں گے پھر انھیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا۔"

فصل ۲

قومِ نوحؑ کا زمانہ، مسکن اور اُس کی گمراہی

قومِ نوحؑ کا مسکن

قرآن کے اشارات اور بائیبل کی تصریحات سے یہ بات متحقق ہوجاتی ہے کہ حضرت نوحؑ کی قوم اس سرزمین میں رہتی تھی جس کو آج ہم عراق کے نام سے جانتے ہیں۔ بابل کے آثارِ قدیمہ میں بائیبل سے قدیم تر جو کتبات ملے ہیں ان سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ ان میں تقریباً اسی قسم کا ایک قصہ مذکور ہے جس کا ذکر قرآن اور تورات میں ہوا ہے۔ اور اس کی جائے وقوع موصل کے نواح میں بتائی گئی ہے۔ پھر جو روایات کردستان اور آرمینیہ میں قدیم ترین زمانے سے نسلاً بعد نسلٍ چلی آرہی ہیں ان سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ طوفان کے بعد حضرت نوحؑ کی کشتی اسی علاقہ میں کسی مقام پر ٹھہری تھی۔ موصل کے شمال میں جزیرہ ابن عمر کے آس پاس، اور آرمینیہ کی سرحد پر کوہِ اراراط کے نواح میں نوحؑ کے مختلف آثار کی نشاندہی اب بھی کی جاتی ہے۔ اور شہر نخچیوان کے باشندوں میں آج تک مشہور ہے کہ اس شہر کی بنا حضرت نوح علیہ السلام نے ڈالی تھی۔ حضرت نوحؑ کے اس قصے سے ملتی جلتی روایات یونان، مصر، ہندوستان اور چین کے قدیم لٹریچر میں بھی ملتی ہیں۔ اور اس کے علاوہ برما، ملایا، جزائر شرق الہند، آسٹریلیا، نیوگنی اور امریکہ و یورپ کے مختلف حصوں میں بھی ایسی ہی روایات قدیم زمانہ سے چلی آرہی ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ قصہ اس عہد سے تعلق رکھتا ہے جبکہ پوری نسلِ آدم کسی ایک ہی خطۂ زمین میں رہتی تھی اور پھر وہاں سے نکل کر دنیا کے مختلف حصوں میں پھیلی۔ اسی وجہ سے تمام قومیں اپنی ابتدائی تاریخ میں ایک ہمہ گیر طوفان کی نشاندہی کرتی ہیں۔ اگرچہ مرورِ ایام سے اس کی حقیقی تفصیلات انھوں نے فراموش کردیں اور اصل واقعہ پر ہر ایک نے اپنے اپنے تخیل کے مطابق افسانوں کا ایک بھاری خول چڑھا دیا۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ — ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ اس نے کہا۔

فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۔ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۔ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۔ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَاۗءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰي رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۔ فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ۔

(الاعراف۔ آیات ۵۹ تا ۶۴)

"اے برادرانِ قوم! اللہ کی بندگی کرو، اس کے سوا تمھارا کوئی خدا نہیں ہے۔ میں تمھارے حق میں ایک ہولناک دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔" اس کی قوم کے سرداروں نے جواب دیا "ہم کو تو یہ نظر آتا ہے کہ تم صریح گمراہی میں مبتلا ہو۔"

نوحؑ نے کہا "اے برادرانِ قوم! میں کسی گمراہی میں نہیں پڑا ہوں بلکہ اللہ رب العالمین کی طرف سے رسول ہوں، تمھیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں، تمھارا خیرخواہ ہوں۔ مجھے اللہ کی طرف سے وہ کچھ معلوم ہے جو تمھیں معلوم نہیں ہے۔ کیا تمھیں اس بات پر تعجب ہوا کہ تمھارے پاس خود تمھاری اپنی قوم کے ایک آدمی کے ذریعہ سے تمھارے رب کی یاد دہانی آئی تاکہ تمھیں خبردار کرے اور تم غلط روی سے بچ جاؤ اور تم پر رحم کیا جائے؟"

مگر انھوں نے اس کو جھٹلایا۔ آخرکار ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو ایک کشتی میں نجات دی اور ان لوگوں کو ڈبو دیا جنھوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا تھا۔ یقیناً وہ اندھے لوگ تھے۔

قومِ نوحؑ کی اصل گمراہی

حضرت نوحؑ اور ان کی قوم کا جو حال قرآن مجید میں بیان کیا گیا ہے اس سے یہ بات صاف ظاہر ہوتی ہے کہ یہ قوم نہ تو اللہ کے وجود کی منکر تھی، نہ اس سے ناواقف تھی، نہ اسے اللہ کی عبادت سے انکار تھا، بلکہ اصل

گمراہی جس میں وہ مبتلا ہوگئی تھی، شرک کی گمراہی تھی۔ یعنی اس نے اللہ کے ساتھ دوسری ہستیوں کو خدائی میں شریک اور عبادت کے استحقاق میں حصہ دار قرار دے لیا تھا۔ پھر اس بنیادی گمراہی سے بے شمار خرابیاں اس قوم میں رونما ہوگئیں۔ جو خودساختہ معبود خدائی میں شریک ٹھہرا لیے گئے تھے، ان کی نمائندگی کرنے کے لیے قوم میں ایک خاص طبقہ پیدا ہوگیا جو تمام مذہبی، سیاسی اور معاشی اقتدار کا مالک بن بیٹھا۔ اور اس نے انسانوں میں اونچ نیچ اور تقسیم پیدا کر دی اور اجتماعی زندگی کو ظلم اور فساد سے بھر دیا اور اخلاقی فسق و فجور سے انسانیت کی جڑیں کھوکھلی کر دیں۔ حضرت نوحؑ نے اس حالت کو بدلنے کے لیے ایک زمانہ دراز تک انتہائی صبر و حکمت کے ساتھ کوشش کی مگر عامۃ الناس کو ان لوگوں نے اپنے مکر کے جال میں ایسا پھانس رکھا تھا کہ اصلاح کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی۔

قومِ نوحؑ کے وہ بت جنھیں بعد میں مشرکینِ عرب پوجنے لگے

قوم نوحؑ کے معبودوں میں سے یہاں ان معبودوں کے نام لیے گئے ہیں جنھیں بعد میں اہل عرب نے بھی پوجنا شروع کر دیا تھا اور آغازِ اسلام کے وقت عرب میں جگہ جگہ ان کے مندر بنے ہوئے تھے۔ بعید نہیں کہ طوفان میں جو لوگ بچ گئے تھے ان کی زبان سے بعد کی نسلوں نے قوم نوحؑ کے قدیم معبودوں کا ذکر سنا ہوگا اور جب ازسرِنو اُن کی اولاد میں جاہلیت پھیلی ہوگی تو انہی معبودوں کے بت بنا کر انھوں نے پھر انھیں پوجنا شروع کر دیا ہوگا۔

وَدّ۔ قبیلۂ قُضاعہ کی شاخ بنی کلب بن وُبَرہ کا معبود تھا جس کا استھان انھوں نے دُومۃ الجندل میں بنا رکھا تھا۔ عرب کے قدیم کتبات میں اس کا نام وَدَم اَبَم (وَدّ باپ) لکھا ہوا ملتا ہے۔ کلبی کا بیان ہے کہ اس کا بت ایک نہایت عظیم الجثہ مرد کی شکل کا بنا ہوا تھا۔ قریش کے لوگ بھی اس کو معبود مانتے تھے اور اس کا نام ان کے ہاں وُدّ تھا۔ اسی کے نام پر تاریخ میں ایک شخص کا نام عبدِ وُدّ ملتا ہے۔

سُواع۔ قبیلۂ ہُذَیل کی دیوی تھی اور اس کا بت عورت کی شکل کا بنایا گیا تھا۔ ینبوع کے قریب رُہاط کے مقام پر اس کا مندر واقع تھا۔

یَغُوث۔ قبیلۂ طَے کی شاخ اَنعُم اور قبیلۂ مَذحِج کی بعض شاخوں کا معبود تھا۔ مذحج والوں نے یمن اور حجاز کے درمیان جُرَش کے مقام پر اس کا بت نصب کر رکھا تھا جس کی شکل شیر کی تھی۔ قریش کے لوگوں میں بھی بعض کا نام عبدِ یغوث ملتا ہے۔

یَعُوق۔ یمن کے علاقہ ہَمدان میں قبیلۂ ہمدان کی ایک شاخ خیوان کا معبود تھا اور اس کا بت گھوڑے کی شکل کا تھا۔

نَسر۔ حِمیَر کے علاقے میں قبیلۂ حمیر کی شاخ آل ذوالکلاع کا معبود تھا اور بَلخَع کے مقام پر اس کا بت نصب تھا

(دیکھیے صفحہ ۲۵)